

عدت العادون جازا، ورجوت اللہ عجیبا، وکفی یا اللہ ولیا، وکفی باللہ نصیرا، ومما
 قلت ویصلی اللہ تعالیٰ علی سلمہ مستجیرا بذیلہ الکریم، رسول اللہ انت اطمینت لکرم،
 فلا اخشای احدی، کیف جازا، بفضلک اعنی ان عن قرب، تمزق کیدهم والقوم یأخروا، وقلت
 سر اللہ انت بعثت فینا، کرہم لکم من حصنا حصینا، تخوفت العدی کیدا متینا، اجرنی یا
 امان الخائفینا، ومما قلت قنایا، ہر افضیلتہ لک، ثم ما تہ فرأیت الجاہلۃ فوق العادۃ، وفوق
 المطولۃ الخیرۃ، تسریحانی الساعۃ واللہ المہذب، واسمہ سرمدی

وصلی اللہ علیہ وسلم یزیرہ علی طولی الکریم الملبیۃ، والہ وصحبہ، وابنہ وحزبہ،
 صلاتہ تحل العقد، یحل المدد، وتقینا شر حاسد، اذا حسد، وکر حاقدا، اذا حقد، وضر عاند
 اذا عند، بحرمۃ قل هو اللہ احد، اللہ الصمد، لم یولد، ولم یولد، ولم ینزل، ولم یکن له کفو احد،
 واللہ رب العالمین الی الابد، واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم علمہ، جل مجدہ، اتموا حکم
 محمد، وفضل علی رسولہ الکریم

مؤمن خلیل علیہ السلام
 ونبینا علیہ السلام
 من اللہ رب العالمین
 اللہ اعلم
 فی اللہ رب العالمین
 اللہ اعلم

الحمد للمتوحد	بجلا لہ المتفرد	وصلی اللہ علیہ وسلم	خیر الانام محمد
والاول الاعصابم	ما وای عند شدائی	قالی العظیم توسل	بکنا بالابوباحمد
ومن اتی بکلامہ	ومن هدک ومهدی	وبطیبۃ ومم جوت	وبمنبر وبمسجد
وبکل من یؤذی الضرا	من عند رب نجد	لا هتمم قد هم العدا	من کل شأنا واعد
فی خیلہم ورجالہم	مع کل عاد معتد	هاوین سر لہ مثبت	باغین ذللا محمد
لکن عبد کامن	اذ من دعاک یؤید	لا یخطف من باسہم	ید ناصر یقوی دین
لا هتمم فادفع شرہم	وقنی مکیدا کائد	واد من صلاتہ والسلا	م علی الجیب الوجود
والاول امطار اللند	والصوت یبع عواند	ما غرڈت ودقاعل	بان کخیر مضرد
	واجعل بہما احمل ضرا	عبد الجمل السید	

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ۵۴۴ھ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین سے مسئلہ میں کہ آب کثیر کے لیے جو مثل جاری نجاست قبول نکرے کتنا حق درکار ہے
 اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ یا تم سے پانی لینے میں زمین کی کھٹاس جو چلو راہی الب بینوا اور

يصير عشر في عشر وصحة عمقه بقدر شرب جاز التوضي به الكل في الفتاوى الظهيرية وذكر في الخلاصة ان
 الفقيه ابا الليث اخذ به وعليه اعتماد الصدق الشهيد وفي الملتقط ان كان عرض الغدير ذراعين وبلغ طوله
 في عرضه عشر في عشر فيا لغيره انسان فالما و طاهر لهم فاما الضمير في قوله اخذ به وقوله عليه اعتمادا الى
 اعتبار المساحة ولو بالجمع والاولى لم تكن الحواشي راجحة لان عبارة الخلاصة في جنس التمهيد ان كان للاله
 طول وعمق وليس له عرض كما في الخبر ان كان بحال لجمع يصير عشر في عشر يجوز التوضي به وهذا قول الربيع
 الجوزجاني وبه اخذ الفقيه ابو الليث وعليه اعتماد الصدق الشهيد وقال الامام ابو بكر الطرخاني لا يجوز
 وان كان من هنالك سم قد امه فليس فيه ذكر العمق اصلا فصار عن تقديره بشركه في الامام الجوزجاني
 اخذ في العمق بالقول الاول وهو في التقدير اساقال في البدائع اما العمق فحل يشترط مع الطول العرض
 عن ابي سليمان الجوزجاني انه قال ان اصحابنا رضوا الله تعالى عنهم اعتبروا البسط دون العمق امه فاميد ان
 اخذ بقوله اعتبار المساحة دون الامتداد في راد من عند نفسه لا قدر العمق فقلنا في الجواهر شرح النكاح
 وذكرنا تصحح باعتبار اصله مع قطع النظر عن الزيادة لان المحل محل الخلاف في الاصل لا في خاصية العمق
 والله تعالى اعلم **قول اول** في تصحيح امام زبيري في زمان قال في التبيين ^{الصحيح} اذا اخذ الماء جارا لغيره
 ولا تقديريه في ظاهر الرواية ^{الاصح} بين هو هو الا وجلا ما عرف من اصل ابي حنيفة ^{الاصح} محقق على اللطائف
 فتح التقديرين اس تصحيح كى تضعيف كى فقال قيل **قول** في تصحيح اذا اخذ الماء لغيره ^{الاصح} في زمان
 بظاهر قوي اس قول كى ترفيف بين ووسرى كمال ضعيف اسكى تاير بين اور شايد ^{الاصح} اسكى امام ابن الهمام في اس تصحيح كى
 ضعيف كيا كى نظر وفتح اسكى قوت پر حاكم وبالله التوفيق **اصا** التأييد فلعل من اعاد يعم ان الكثير قد الحو بالبحر
 في كل حكمه كما حققه في الفقه والحدائق لا تقديريه للعمق كما دلت عليه فروع كثيرة منها مسألة المطر النازل
 على سطحه ^{الاصح} نجاسات فكذا **قول** ^{الاصح} ان الكثير يلحق بالحدائق في جميع التحكات الذكر الكلام
 انه متى يكون كثيرا فاما يمكن الاحتجاج ان الكثرة لا تحتاج الى العمق الا ترى ان الحدائق لا تقديريه في
 بشي من الطول ولا العرض كما دلت عليه فروع كثيرة ذكرناها في حرج المساحة عن الماء النازل من الورد على
 يد المستقي قبل وصوله اليها ولا يلزم منه عدم التقدير ^{الاصح} ههنا ايضا فكذا العمق والله تعالى اعلم ^{الاصح} ان التبريد
 في الركد الكثير ^{الاصح} معتقد ان الاول ظاهر الرواية وهو اعتبار عدد الخوص وظنا ونفوس ^{الاصح} الى ان التبريد
 به من دون تقديره ^{الاصح} هو عرف ذل هو التبريد عند ائمتنا الثلاثة ^{الاصح} من الله تعالى عن غيره من التبريد



والذاني معتمد عامة للتأخير في عليه القسوس وكما التقدير عشر في عشر في عشر في عشر على الصحيح فعدم التقدير الموافق
 اصل الكلام في الله تعالى عنه انما هو على الرأية الاولى اما ان قالوا على تقدير التقدير فكيف يلاحظ فيه
 اصل عدم التقدير كما فعل الصائم كغيره في ظاهر الرواية كما فعل الامام الخضر ونفس العشر في عشر
 ليس في ظاهر الرواية **اقول** او التحقيق عند ان التقدير بعشر في عشر ليس حكما مخالفا لبراهين
 فيحتاج الى ابداء اصل الكماشمه الامام محمد بن يعقوب ويظعن فيه بالاجازة في الشرع كما قالوا
 في الجهر بتبعه الدرر في الفقه لقول الامام الصحيح من كسرين اعلوه كما يتبع بل هو تقدير منهم من الله
 تعالى بهم لما في ظاهر الرواية من عدم الخلوص وهذا التقدير لا يخلص حكمه اياه قال في البدائع ذكر
 البودا ولا يكاد يصح لحد من الفرقين حديث عن النبي صلى الله عليه وسلم في تقدير الماء لهذا وجه اصحابنا
 في التقدير الى الاقل الحسي لا دون السمي لا ثم اخذوا في تفسير الخلوص فالتفتت الروايات عن اصحابنا
 انه يعتبر بالتحريك ولو خضع الكبير اعتبر الخلوص بالصغير وابونصير بالذكور والزوجان بالساحة فقال النكاح عشر
 في عشر فهو كما لا يخلص ان كان دونه فهو ما يخلص ام فقد جعل هذا التفسير للماء المذهب وقال الغنية تحت
 قول الخوض اذا كان عشر في عشر المقصود من هذا التقدير حصول غلبة الظن بعدم خلوص النجاسة ام
 فان كان هذا التفسير لما في ظاهر الرواية لا وجبت رايها في عمقه على اصل الامار ان هذا انما هو
 تقدير ولا يخلص ما لا يخلص لم يعتبر فيه عمق في ظاهر الرواية فلا داعي لما اعتبره هنا **الوجه** الاول
 يثبت ان العمق ملخوف في خلوص الحركة وعدمه ايضا فيقال ان ظاهر الرواية حيث احوالت الامر عليها سلت
 الامتدادات اسلاك في الواجب حينئذ ما اتم فقد تم الامتدادين ليس ان كل عمق بعد ما سئل
 في عمق التقدير عمق لا يقبله الامتداد ان الخلوص في موح ايضا القول الحاد عشر للقول الاول اذ
 ترك التقدير في ظاهر الرواية لا يكون اذن لنفيه بل لعدم آية في اختلافه باختلاف الامتدادات فيصم
 التفويض الى اى الناظر لكنه شئ يحتاج الى ثبوت وانه شرط القناد **بيل** فعد ان لو كان كذلك
 لم يصح تعيين عشر في عشر فانه يختلف الامتدادان المانعان للخلوص على هذا باختلاف الاعراق فكيف يجوز
 التحد يد على شئ منها وهو على المقصود بالنقض فتدح ان الوجه هو ظاهر الرواية بل هي الوجه
 هذا ما عند الله تعالى اعلم اس قول في صحيح امام زليخى كسوا ورس من نظرين نهين اما ما في البحر والبدائع
 اذ اخذوا الماوجه الاضى يكفي والتقدير في الاصل في ظاهر الرواية وهو صحيح ام **اقول** **الوجه** الثاني

قال في حليله
 في نسخة من تفسير
 في نسخة من تفسير
 في نسخة من تفسير



تفضل
 على الامام
 في نسخة من تفسير
 في نسخة من تفسير
 في نسخة من تفسير

جدا ہو جائیگی تب میں ہوا معتبر فی العمق انیکون بحال لا یفحص بالاختلاف لانه اذا انحصر یقطع الماء بعضه عن بعض ویصل للاء فی مکابین ہوا اختیار المہندو انہ ثم ذکر التصحیح المثلثا عرض پورا وہ درودہ او کے وسط میں سے پانی اوشٹایا اور زمین کھل گئی تو او سوقت وہ کسی طرف دوش یا تم نہیں بلکہ طول عرض ہر ایک کے دو ٹکڑے ہو گئے ہر ٹکڑے پانچ یا تھم ہو بھی قہے کہ تو آج قابل ہو گیا اور اللہ ازم ہو کر پانی لینے سے زمین نہ کھلنے پائے اور اسکی ضرورت وغیر غسول ونون کے لیے بلکہ غسل کے لیے زائس ہر میں فرمایا بالاجتہاد لا یغتسل فی الخیاض اشد منھا الا التوضی عنایہن فرمایا ان الموضوع یکن فی البیوت عادیۃ اور شک نہیں کہ عرض یا بالاب میں نہاتے ہوئے پانی نہیں لیتے ہیں نہ چلو وقت تصور ہو اور وہ طون ہوا یا تم سے لینا مردو اللہ تعالیٰ علیہم السلی والصلوات توفیق انیق و تحقیق و فیق بحسن التوفیق و الحمد للہ علی تیسب الطرق و اقوال و باللہ استعین و ہر نوم المعین یا یہ سب تقیید و تفصیح و ترجیح اور ظاہر خلاف ہر قسمی جو عبارات کتب سے مفہوم اور بعد عن جلالہ عم نوالہ قلب فقیر القاجو تھا ہو کر ان اقوال میں اصل خلاف نہیں قول اول کی نسبت ہم بیان کر کے کہ ہی ظاہر الروایۃ اور وہی اقوی من حیث الدرایۃ جو اندر ذیل بطراز تصحیحی اور ظاہر الروایۃ اور جو صحیح سے عدل کی کوئی وجہ نہیں قول دیگر کا کہ کتب میں مختلف و مختلف ہے ایسی ظاہر الروایۃ پر متفہم اور اسی حکم کے تحت ظاہر کی ظاہر ہے کہ مساحت معینہ ہو مثلاً وہ درودہ یا عدم خلوس پر مفروضہ بہر حال اتنی مقدار میں پانی کا اتصال ضرور نہ وہ مساحت نزدیک و لہذا ظاہر الروایۃ نے فرمایا کہ کہیں سے زمین کھل نہ ہو یا سقد کا شرط کثرت ہونا بدرستہ ثابت۔ مگر کثرت وقت استعمال چاہیے کہ کثرت اور استعمال کرنے سے وقت کم ہو گیا اور کثرت ساتھ کیا مفید ہو گی البتہ میں پانی اتنی ہو زمین کو کھل گئی ظاہر الروایۃ نے جو امر کثرت کیا ہے شرط کیا تھا کہ باقی رہا ہی رہے کہ پانی قلیل ہو گیا ہے اور کثرت سے کثرت ہوئی تھی اقلیل ہونے ہی مؤثر ہو گئی اور پھر پانی چھنا ظاہر نزدیک کتب میں کثرت ہو کر ایک نہیں ہو جاتا اور خشکے نزدیک مساحت میں سے پہلے سے کسی نجاست پڑی ہونے کی حاجت نہیں پہلے لب کا پانی بدن پر ڈالا یہ مستعمل نہیں ہو کر پانی میں گرادو بارہ لب لیا پانی قلیل ہو کر کسی مساحت میں نجس ہو گیا۔ پوسین جتنے نزدیک مساحت کے رہے ہو گیا اسے مطلق ہو اور مساحت مطلقاً اس سے ناقابل طہارت کو تیار ہے اگرچہ مغلوب ہو لہذا وقت اغتراف حفظ کثرت کے لیے یہ شرط لگائی کہ اغتراف آپ کثیر سے ہوا سو وقت بھی ظاہر الروایۃ کا ارشاد یاخذ الماء و جہ الارض صادق ہو کہ زمین کہیں سے کھلی نہ ہو تو یہ عمیق شرط کثرت نہیں بلکہ وقت اغتراف شرط بقائے کثرت۔ اس توفیق رفیق کے مویات **اقول** اول نمونہ میں تبیین میں تعلیل تبیین کہ اتنا عمق لیلی رکھا گیا کہ پانی لیتے وقت زمین کھل کر پانی نہ ہو جائیں کہ مساحت نہ ہوگی قلیل ہو جائیگا معلوم ہوا کہ اتنا عمق مساحت کثیر سے تفریق مساحت تعلیل کر کے **ثانی** اگر کثرت قلیغ اس پر موقوف ہو تو یہ شرط بھی کام نہ دے گی اور

مسئلہ کثرت و تحقیق و فیق بحسن التوفیق و الحمد للہ علی تیسب الطرق و اقوال و باللہ استعین و ہر نوم المعین یا یہ سب تقیید و تفصیح و ترجیح اور ظاہر خلاف ہر قسمی جو عبارات کتب سے مفہوم اور بعد عن جلالہ عم نوالہ قلب فقیر القاجو تھا ہو کر ان اقوال میں اصل خلاف نہیں قول اول کی نسبت ہم بیان کر کے کہ ہی ظاہر الروایۃ اور وہی اقوی من حیث الدرایۃ جو اندر ذیل بطراز تصحیحی اور ظاہر الروایۃ اور جو صحیح سے عدل کی کوئی وجہ نہیں قول دیگر کا کہ کتب میں مختلف و مختلف ہے ایسی ظاہر الروایۃ پر متفہم اور اسی حکم کے تحت ظاہر کی ظاہر ہے کہ مساحت معینہ ہو مثلاً وہ درودہ یا عدم خلوس پر مفروضہ بہر حال اتنی مقدار میں پانی کا اتصال ضرور نہ وہ مساحت نزدیک و لہذا ظاہر الروایۃ نے فرمایا کہ کہیں سے زمین کھل نہ ہو یا سقد کا شرط کثرت ہونا بدرستہ ثابت۔ مگر کثرت وقت استعمال چاہیے کہ کثرت اور استعمال کرنے سے وقت کم ہو گیا اور کثرت ساتھ کیا مفید ہو گی البتہ میں پانی اتنی ہو زمین کو کھل گئی ظاہر الروایۃ نے جو امر کثرت کیا ہے شرط کیا تھا کہ باقی رہا ہی رہے کہ پانی قلیل ہو گیا ہے اور کثرت سے کثرت ہوئی تھی اقلیل ہونے ہی مؤثر ہو گئی اور پھر پانی چھنا ظاہر نزدیک کتب میں کثرت ہو کر ایک نہیں ہو جاتا اور خشکے نزدیک مساحت میں سے پہلے سے کسی نجاست پڑی ہونے کی حاجت نہیں پہلے لب کا پانی بدن پر ڈالا یہ مستعمل نہیں ہو کر پانی میں گرادو بارہ لب لیا پانی قلیل ہو کر کسی مساحت میں نجس ہو گیا۔ پوسین جتنے نزدیک مساحت کے رہے ہو گیا اسے مطلق ہو اور مساحت مطلقاً اس سے ناقابل طہارت کو تیار ہے اگرچہ مغلوب ہو لہذا وقت اغتراف حفظ کثرت کے لیے یہ شرط لگائی کہ اغتراف آپ کثیر سے ہوا سو وقت بھی ظاہر الروایۃ کا ارشاد یاخذ الماء و جہ الارض صادق ہو کہ زمین کہیں سے کھلی نہ ہو تو یہ عمیق شرط کثرت نہیں بلکہ وقت اغتراف شرط بقائے کثرت۔ اس توفیق رفیق کے مویات **اقول** اول نمونہ میں تبیین میں تعلیل تبیین کہ اتنا عمق لیلی رکھا گیا کہ پانی لیتے وقت زمین کھل کر پانی نہ ہو جائیں کہ مساحت نہ ہوگی قلیل ہو جائیگا معلوم ہوا کہ اتنا عمق مساحت کثیر سے تفریق مساحت تعلیل کر کے **ثانی** اگر کثرت قلیغ اس پر موقوف ہو تو یہ شرط بھی کام نہ دے گی اور



وقت اغتراف ہی وقت پیش انگلی۔ شرط تو ساری مستامین ذکر بعض میں غیاث میں سے اختار ان کا لغت
 بالاختلاف مطلقا غیر مقید کو نہ من اعتم المواضح ایک کہ پانی لیا اور میں کھلی تو نہیں مگر اتنی جگہ صرف جو
 عرض کا پانی ریگیا تو اب کیا آب قلیل نہ ہو گیا کہ اتنی دیر ساری مساحت میں اتنا عمق نہیں۔ ظاہر ہوا کہ یہ عمق مطلق
 تھا بلکہ ہی زمین کا کہیں کھلا نہ ہونا کہ وقت اغتراف ہی باقی رہی گا نہ وہ عمق **ثالثا** اسی پر شاہد ہو سیدنا
 امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ روایت کہ بئاع و تیس میں سے گزی کہ خود جاری پانی میں بھی اتنا عمق شرط تھا
 یہ گزی بئاع و تیس میں ہو سکتا کون عاقل کہیگا کہ بیع کا پانی جو صحت یا زمین پر بہ رہا ہو جاری نہ ہو جب تک
 چار پانچ اونگل دل نہ ہو جائے امام ابو یوسف کی شان اس ارفع و اعلیٰ ہے وہ قطعاً نہ شرط ہر طرح جاری اگر صرف
 جو بھڑول ہو لاہرم کوئی شہ نہیں کہ یہ وقت اغتراف بقا جریان کے لیے شرط فرمائی ہو کہ اگر پانی لیتے وقت زمین
 کھل گئی دو پانی ہو گئے اور اس وقت جریان جاتا رہا کہ اتنی دیر اور پکا پانی ترک گیا اور نیچے کا مدد بالاسے منقطع ہو گیا
 اور ہم رسالہ حزب الساترین میں کر چکے کہ جریان کے لیے مدد کا شرط بھی ایک قول صحیح ہے امام ابن الہمام نے اسی
 ترجیح دی اور یہی امام بریان الدین حنابلہ کی کتاب میں اور امام حسام الدین کے واقعات سے استفادہ روایت امام
 ابو یوسف اسی قول پر یعنی تو یہ شرط اس لیے فرمائی کہ پانی لیتے وقت بھی جاری رہے نہ کہ جاری نہیں یعنی درکار یوں ہیں
 نفس کثرت اس شرط نہیں بلکہ وقت اغتراف کثیر رہنا وقت الحول **ابواب** اس کے مؤید یہ ہے کہ ہمارے رسالہ
 حزب الساترین کتب کثیرہ جلیلہ معتمدہ سے منقول ہوا کہ اگر تالاب کے بطن میں نجاستیں پڑی ہیں یا شکار پانی آیا اگر ان
 نجاستوں تک پہنچنے سے پہلے یہ پانی تالاب کے اندر رہے ہو گیا اور اس کے بغیر نجاستوں کی طرف بڑھ کر ان سے ملا
 ناپاک ہو یوں سارا تالاب پاک ہیگا۔ ظاہر ہے کہ بڑھے وقت ساری مساتیں پانچ اونگل دل ہونا ضروری نہیں بلکہ
 نادر ہے جس کا بیان ہوسے رسالہ میں گزرا مگر اسکا لحاظ فرمایا اور مطلقاً حکم ہر طرح اسکا وہی ہے جو کہ فی نفسہ کثرت
 دل کی تھا نہیں بلکہ روشن ہو اگر کثرت کے لیے قدرت رکھتا ہے کہ مساتر میں کئی جگہ پانی کو کھانچ کر اور اسے صیح اول ہوا ہی بنا پانی لیتے وقت
 کثرت باقی رہنے کے لیے لازم کہ اس زمین کھل جائے ورنہ قلیل ہو جائیگا وہی مطلب جامدہ کتب و صحیح دوم شہ
اقول یہ توفیق انہی بعض فیصلے اور کریمی اول اغتراف مطلق رہیگا جطرح متون ہر ایک عامہ کتب میں
 کہ پانی فی نفسہ ہر طرح کثیر ہو مقصود اس وقت زمین کا بالفصل نہ کھلنا ہی نہ کوئی صلاحیت عامہ تو چلو جو باارچہ سطح پانی لیا
 اس وقت کھلنا ہے اگر چہ دوسری طرح انکشاف ہوسکے بلکہ ہاتھ کی بھی تخصیص نہیں زمین میں خواہ کسی اس وقت زمین
 کھلے نہیں و وہم ساری مساحت میں اس عمق کی حالت میں صرف پانی لیا گیا اسوہم ہر شرط

۲
 اگر تالاب میں
 پانی لیا اور
 زمین کھلے
 تو ساری
 مساحت میں
 اس عمق کی
 حالت میں
 صرف پانی
 لیا گیا
 اسوہم ہر
 شرط

مسئلہ
 سفر کی کیفیت
 زمین منقطع ہونے
 وہ زمین منقطع ہونا



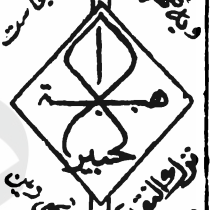
نہیہ زمین ہوتا ہے
 وہ علاقہ جاری
 پانی سے مستفاد
 زمین منقطع ہونے
 وہ زمین منقطع ہونا

مسئلہ
 سفر کی کیفیت
 زمین منقطع ہونے
 وہ زمین منقطع ہونا

مسئلہ
 سفر کی کیفیت
 زمین منقطع ہونے
 وہ زمین منقطع ہونا

کتاب الطہرات
 درود میں فرمائی ہو پانی اگر اس حد تک شہ ہے کہ ہاں نسبتاً اگر زمین کھل جی جائے طرف کا ٹکڑا وہ درود رستہ
 تو کھلنا مفید ہوگا اگر چہ پانی ہو گئے مگر وہ نون کثیر ہی ہیں چہاں کہ ہم مذہب تقدیر ہے کہ آپ استعمال طہارت پانی مطلق میں
 اوسکا استعمال طہارت نہیں جب تک مقدار میں اوس کا زائد نہ ہو جائے اور آپ میل کتنا ہی کثیر ہو بدن محدث اوس میں
 پڑنے سے سب استعمال ہو جائی مگر فوراً اغتراف ہاتھ و انما عاف ہی یہ سب اسل ہاں رسائل الطہرات لعل والتمیض
 الا لقی میں ہے کہ تو وہ پانی جس میں سے وقت اغتراف میں کھلے اس کے ٹکڑے وہ درود نہ رہیں مگر وہ میں پہلے سے
 نجاست موجود تھی اس کھلنے سے ضرور ناپاک ہو جائیگا پوین اگر ضرورت چلوگی تھی اور آپ لیا سب پانی استعمال
 ہو جائیگا کہ و سرابے دھلا تا تم بضرورت طہارت میں کھلے سے بھی زمین کھلتی یا نہیں اگر کیے استعمال بعد انفصال
 ہوگا اور اس وقت اتصال آپ کو کثیر ہو جائیگا **اقول** انفصال سے استعمال کی توجہ تانیہ ہے کہ وہ علت
 جزو اخیر ہے تو محلہ محال اور اتصال آب کی بددیت زمانہ ہی کہ تھی جبکہ کھلی تھی بعد انفصال یہ حرکت آب ہی پھر علی
 حرکت تقدیریہ ہی تو فوراً انفصال قبل اتصال حکم استعمال نازل ہو جائیگا فافہم اور اگر پہلے سے کوئی نجاست نہیں اور چلو
 یا آپ حسب فرقت لیا اہل زمین کھل گئی استعمال ہوگا اگر چہ وسط حوض میں جا کر پانی لیا ہو کہ اگر زمین کھلنے سے پانی قلیل
 ہو گیا مگر ضرورت اغتراف تو منگے میں بھی معاف ہی ہے کہ کوئی چھوٹا برتن پانی لینے کے لیے نہ ہو اور اس وقت اگر چہ اسکے پاؤں
 اوس قلیل پانی میں ہیں مگر اندر جاتے ہوئے دھل جا رہے ہیں ان میں کھلنے وقت سے صحت واقع ہو تو ضرور پاؤں کی وجہ سے
 سارا پانی استعمال ہو جائیگا ان وجوہ کی نظر سے وہ شرط کی گئی تو ظاہر الروایۃ اور یہ قول مفتی برہنوں متوافق اور باہم اصل فریغ
 و منہ المومنا کلمہ مآظہر لکثیر السیات ۶ و بہ تجتمع الکلمات ۶ و تنفذ الشبہات ۶ و الحمد لله و اھل الجادۃ ۶
 و صلے اللہ تعالیٰ وسلم و بکرت علی مصحح الحسناۃ مقبل العثرات ۶ و الرضویۃ الصکرہ السادات ۶ و ابند و
 حزیہ العجلۃ الایمان ۶ و علینا معہم ۶ و ہمق لهم ۶ الی یوم یقوم حبیبنا فیہ بالشفاعۃ ۶ علیہ علی الصلوٰۃ
 الزکیات ۶ و التسلیم النامیۃ ۶ و التخیب اللبرکات ۶ امین ۶ و الحمد لله رب العالمین ۶ و اللہ اعلم بحکمہ انما قولہذا
 مآظہر لی فان کان صوابا فن الوھا الذکر الخیر انکان خطا فنی ومن الشیطان انا ابرؤ الی اللہ منہ الحمد لله
 رب العالمین و اللہ تعالیٰ اعلم بشتا ان ما تقدیر مقول المران العمل والقنوا ید بقول القار الاعظم رضی اللہ علی عنہ
 وان افتی لمتشایخہ اوق الشامی فی مواضع ونازعہ فی مواضع وکنت اردت ان اذکر ہذا البحث ثم رأیت
 ان الکلام بطول ۶ و یقع بالاجنبی الفصل الطویل ۶ فطوبیۃ ثم ۶ و افرزہ بحمد اللہ تعالیٰ رسالۃ ثم ۶ رأیت
 الحاقہا ہمنا انما للکلام ۶ و اسعافا بالمرہ ۶ و ہامی ذہ و الحمد لله فی الختام

درود میں فرمائی ہو پانی اگر اس حد تک شہ ہے کہ ہاں نسبتاً اگر زمین کھل جی جائے طرف کا ٹکڑا وہ درود رستہ
 تو کھلنا مفید ہوگا اگر چہ پانی ہو گئے مگر وہ نون کثیر ہی ہیں چہاں کہ ہم مذہب تقدیر ہے کہ آپ استعمال طہارت پانی مطلق میں
 اوسکا استعمال طہارت نہیں جب تک مقدار میں اوس کا زائد نہ ہو جائے اور آپ میل کتنا ہی کثیر ہو بدن محدث اوس میں
 پڑنے سے سب استعمال ہو جائی مگر فوراً اغتراف ہاتھ و انما عاف ہی یہ سب اسل ہاں رسائل الطہرات لعل والتمیض
 الا لقی میں ہے کہ تو وہ پانی جس میں سے وقت اغتراف میں کھلے اس کے ٹکڑے وہ درود نہ رہیں مگر وہ میں پہلے سے
 نجاست موجود تھی اس کھلنے سے ضرور ناپاک ہو جائیگا پوین اگر ضرورت چلوگی تھی اور آپ لیا سب پانی استعمال
 ہو جائیگا کہ و سرابے دھلا تا تم بضرورت طہارت میں کھلے سے بھی زمین کھلتی یا نہیں اگر کیے استعمال بعد انفصال
 ہوگا اور اس وقت اتصال آپ کو کثیر ہو جائیگا **اقول** انفصال سے استعمال کی توجہ تانیہ ہے کہ وہ علت
 جزو اخیر ہے تو محلہ محال اور اتصال آب کی بددیت زمانہ ہی کہ تھی جبکہ کھلی تھی بعد انفصال یہ حرکت آب ہی پھر علی
 حرکت تقدیریہ ہی تو فوراً انفصال قبل اتصال حکم استعمال نازل ہو جائیگا فافہم اور اگر پہلے سے کوئی نجاست نہیں اور چلو
 یا آپ حسب فرقت لیا اہل زمین کھل گئی استعمال ہوگا اگر چہ وسط حوض میں جا کر پانی لیا ہو کہ اگر زمین کھلنے سے پانی قلیل
 ہو گیا مگر ضرورت اغتراف تو منگے میں بھی معاف ہی ہے کہ کوئی چھوٹا برتن پانی لینے کے لیے نہ ہو اور اس وقت اگر چہ اسکے پاؤں
 اوس قلیل پانی میں ہیں مگر اندر جاتے ہوئے دھل جا رہے ہیں ان میں کھلنے وقت سے صحت واقع ہو تو ضرور پاؤں کی وجہ سے
 سارا پانی استعمال ہو جائیگا ان وجوہ کی نظر سے وہ شرط کی گئی تو ظاہر الروایۃ اور یہ قول مفتی برہنوں متوافق اور باہم اصل فریغ
 و منہ المومنا کلمہ مآظہر لکثیر السیات ۶ و بہ تجتمع الکلمات ۶ و تنفذ الشبہات ۶ و الحمد لله و اھل الجادۃ ۶
 و صلے اللہ تعالیٰ وسلم و بکرت علی مصحح الحسناۃ مقبل العثرات ۶ و الرضویۃ الصکرہ السادات ۶ و ابند و
 حزیہ العجلۃ الایمان ۶ و علینا معہم ۶ و ہمق لهم ۶ الی یوم یقوم حبیبنا فیہ بالشفاعۃ ۶ علیہ علی الصلوٰۃ
 الزکیات ۶ و التسلیم النامیۃ ۶ و التخیب اللبرکات ۶ امین ۶ و الحمد لله رب العالمین ۶ و اللہ اعلم بحکمہ انما قولہذا
 مآظہر لی فان کان صوابا فن الوھا الذکر الخیر انکان خطا فنی ومن الشیطان انا ابرؤ الی اللہ منہ الحمد لله
 رب العالمین و اللہ تعالیٰ اعلم بشتا ان ما تقدیر مقول المران العمل والقنوا ید بقول القار الاعظم رضی اللہ علی عنہ
 وان افتی لمتشایخہ اوق الشامی فی مواضع ونازعہ فی مواضع وکنت اردت ان اذکر ہذا البحث ثم رأیت
 ان الکلام بطول ۶ و یقع بالاجنبی الفصل الطویل ۶ فطوبیۃ ثم ۶ و افرزہ بحمد اللہ تعالیٰ رسالۃ ثم ۶ رأیت
 الحاقہا ہمنا انما للکلام ۶ و اسعافا بالمرہ ۶ و ہامی ذہ و الحمد لله فی الختام



درود میں فرمائی ہو پانی اگر اس حد تک شہ ہے کہ ہاں نسبتاً اگر زمین کھل جی جائے طرف کا ٹکڑا وہ درود رستہ
 تو کھلنا مفید ہوگا اگر چہ پانی ہو گئے مگر وہ نون کثیر ہی ہیں چہاں کہ ہم مذہب تقدیر ہے کہ آپ استعمال طہارت پانی مطلق میں
 اوسکا استعمال طہارت نہیں جب تک مقدار میں اوس کا زائد نہ ہو جائے اور آپ میل کتنا ہی کثیر ہو بدن محدث اوس میں
 پڑنے سے سب استعمال ہو جائی مگر فوراً اغتراف ہاتھ و انما عاف ہی یہ سب اسل ہاں رسائل الطہرات لعل والتمیض
 الا لقی میں ہے کہ تو وہ پانی جس میں سے وقت اغتراف میں کھلے اس کے ٹکڑے وہ درود نہ رہیں مگر وہ میں پہلے سے
 نجاست موجود تھی اس کھلنے سے ضرور ناپاک ہو جائیگا پوین اگر ضرورت چلوگی تھی اور آپ لیا سب پانی استعمال
 ہو جائیگا کہ و سرابے دھلا تا تم بضرورت طہارت میں کھلے سے بھی زمین کھلتی یا نہیں اگر کیے استعمال بعد انفصال
 ہوگا اور اس وقت اتصال آپ کو کثیر ہو جائیگا **اقول** انفصال سے استعمال کی توجہ تانیہ ہے کہ وہ علت
 جزو اخیر ہے تو محلہ محال اور اتصال آب کی بددیت زمانہ ہی کہ تھی جبکہ کھلی تھی بعد انفصال یہ حرکت آب ہی پھر علی
 حرکت تقدیریہ ہی تو فوراً انفصال قبل اتصال حکم استعمال نازل ہو جائیگا فافہم اور اگر پہلے سے کوئی نجاست نہیں اور چلو
 یا آپ حسب فرقت لیا اہل زمین کھل گئی استعمال ہوگا اگر چہ وسط حوض میں جا کر پانی لیا ہو کہ اگر زمین کھلنے سے پانی قلیل
 ہو گیا مگر ضرورت اغتراف تو منگے میں بھی معاف ہی ہے کہ کوئی چھوٹا برتن پانی لینے کے لیے نہ ہو اور اس وقت اگر چہ اسکے پاؤں
 اوس قلیل پانی میں ہیں مگر اندر جاتے ہوئے دھل جا رہے ہیں ان میں کھلنے وقت سے صحت واقع ہو تو ضرور پاؤں کی وجہ سے
 سارا پانی استعمال ہو جائیگا ان وجوہ کی نظر سے وہ شرط کی گئی تو ظاہر الروایۃ اور یہ قول مفتی برہنوں متوافق اور باہم اصل فریغ
 و منہ المومنا کلمہ مآظہر لکثیر السیات ۶ و بہ تجتمع الکلمات ۶ و تنفذ الشبہات ۶ و الحمد لله و اھل الجادۃ ۶
 و صلے اللہ تعالیٰ وسلم و بکرت علی مصحح الحسناۃ مقبل العثرات ۶ و الرضویۃ الصکرہ السادات ۶ و ابند و
 حزیہ العجلۃ الایمان ۶ و علینا معہم ۶ و ہمق لهم ۶ الی یوم یقوم حبیبنا فیہ بالشفاعۃ ۶ علیہ علی الصلوٰۃ
 الزکیات ۶ و التسلیم النامیۃ ۶ و التخیب اللبرکات ۶ امین ۶ و الحمد لله رب العالمین ۶ و اللہ اعلم بحکمہ انما قولہذا
 مآظہر لی فان کان صوابا فن الوھا الذکر الخیر انکان خطا فنی ومن الشیطان انا ابرؤ الی اللہ منہ الحمد لله
 رب العالمین و اللہ تعالیٰ اعلم بشتا ان ما تقدیر مقول المران العمل والقنوا ید بقول القار الاعظم رضی اللہ علی عنہ
 وان افتی لمتشایخہ اوق الشامی فی مواضع ونازعہ فی مواضع وکنت اردت ان اذکر ہذا البحث ثم رأیت
 ان الکلام بطول ۶ و یقع بالاجنبی الفصل الطویل ۶ فطوبیۃ ثم ۶ و افرزہ بحمد اللہ تعالیٰ رسالۃ ثم ۶ رأیت
 الحاقہا ہمنا انما للکلام ۶ و اسعافا بالمرہ ۶ و ہامی ذہ و الحمد لله فی الختام